

فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا کیسا؟

فتویٰ

مدرسہ علم القرآن، شاہ ولیعہد، القرآن، لاہور، پاکستان

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
مدظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا کیسا؟

تہنیت لکھنؤ

شمس المصطفیٰ بقیۃ الوقت، فیض ملت، شمس اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح محمد مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

() ☆ ☆ ☆ ()

() ☆ ☆ ()

() ☆ ()

عرضِ ناشر

حدیث پاک میں ہے جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ کل بروز قیامت میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔
سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نماز فجر روشنی میں ادا فرماتے یعنی صبح صادق سے بہت دیر بعد نماز ادا فرماتے۔

اگرچہ بوقت ضرورت نماز فجر اندھیرے میں پڑھ لیتا بھی جائز و درست ہے مگر زیادہ ثواب اور فضیلت یہی ہے کہ نماز فجر کھلی روشنی میں ادا کی جائے۔

مگر کیا علاج غیر مقلدین کا کہ ان کے نزدیک نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔ اس رسالے میں حضرت علامہ مولانا حافظ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی نے غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات اور فجر کی نماز روشنی میں پڑھنے کے دلائل احادیث مبارکہ سے ثابت کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین کی صحیح سمجھ اور سرکارِ عالی وقار ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاء النبی الامین ﷺ

سک عطار داولی

محمد کاشف اشرف عطاری

باب ۱

غیر مقلدین کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے اور خفیوں کے نزدیک روشنی اچھی طرح پہلے پڑیادہ ثواب ہے۔ کم از کم آدھ گھنٹہ پہلے طلوع شمس سے پہلے جماعت کی جائے۔ ہم احتاف کے دلائل پہلے عرض کرتے ہیں پھر غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات عرض کروں گا۔ انشاء اللہ

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي صلاة الا لميقا الا صلواتين صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل وقتها فليس۔

(رداء مسلم فی صحیحی کتاب الحج ورواہ البخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو تمام نمازوں کو اپنے وقت میں پڑھتا دیکھا ہے صرف مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا اور اسی دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرمائی۔

فائدہ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز کو اندھیرے میں ادا کرنے کو نبی اکرم ﷺ کی خلاف عادت بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔ چنانچہ امام مسلم کی صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں

وفي هذه الروايات كلها حجة لابي حنيفة بحق استحباب الصلوة في آخر الوقت

في غير هذا اليوم۔

یعنی ان روایات سے ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا نمازوں کو آخر وقت میں پڑھنا۔ سوائے مزدلفہ میں حج کے ایام میں مستحب ہے اور ان کا استدلال ان احادیث سے حق ہے۔

فائدہ

اس سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ ہمیشہ فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھتے تھے ورنہ مزدلفہ میں خلاف عادت کا کیا معنی اور یہ بھی نہیں کہ آپ نے اصلی وقت سے پہلے پڑھ لی ہو یہ تو صرف مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو یکجا پڑھنے کا حکم ہے اور بس۔

فائدہ

جس عمل کے لئے خود حضور ﷺ فرمائیں کہ اسی میں بہت بڑا ثواب ہے پھر ہم کون گتے ہیں اگر مگر کرنے والے
ولہذا ایک عاشق رسول اور کلمہ گو کے لئے تو اپنے نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہی کافی ہے۔ امام ترمذی اس روایت کو نقل کر کے
آخر میں لکھتے ہیں

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وجابر وبلال و حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح و قدر آئی
غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین الا سفار بصلوة الفجر وبه يقول سفیان
الثوری۔

یعنی اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ و جابر و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے اور مذکور حدیث رافع بن خدیج کی
حدیث حسن صحیح ہے۔ صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا اہل علم، صحابہ کرام اور تابعین کا مذہب ہے اور یہی قول سفیان ثوری رحمۃ
اللہ علیہ کا ہے اور یہی ہمارا مذہب (حنفیوں) کا ہے۔

(۴) ابوداؤد، طیالسی، ابن ابی شیبہ، اسحاق ابن راہویہ، بطبرانی نے معجم میں حضرت رافع بن خدیج سے روایت کی
قال قال رسول اللہ ﷺ لبلا یا بلال نور بصلوة الصبح حتی یبصر القوم مواقعہم

من الاسفار۔

فرماتے ہیں کہ حکم دیا حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے بلال نماز صبح میں اوجیلا کر لیا کرو یہاں تک کہ
لوگ اوجیلا لے کی جگہ سے اسے اپنے پیچھے ہوئے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کرے۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے نماز فجر ایسے وقت پڑھنے کا حکم دیا جبکہ تیر انداز اپنے تیر گرنے کی جگہ
کا مشاہدہ کر سکے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب خوب روشنی ہو۔
(۵) دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

قال قال رسول اللہ ﷺ من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلہ وقلہ صلوتہ۔

فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے جو نماز فجر روشنی میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور دل میں روشنی کرے۔

جواب ۱

یہ حدیث خود غیر مقلدوں کے بھی خلاف ہے کیونکہ یہ بھی نماز عشاء اور گرمیوں کی ظہر میں تاخیر مستحب و بہتر جانتے ہیں تو یہ بھی خدا کی خوشنودی سے محروم ہوئے جو ان کا جواب ہے وہ ہمارا جواب ہے۔

جواب ۲

ان حدیثوں میں اول وقت سے وقت مستحب کا اول مراد ہے نہ کہ مطلق وقت کا اول یعنی جب نماز کا مستحب وقت شروع ہو جائے تب دیر نہ لگاؤ۔ نماز فجر میں روشنی ہی اول وقت ہے جیسے نماز عشاء کے لئے تہائی رات اول وقت ہے کیونکہ یہی مستحب وقت ہے۔

سوال

مسلم، بخاری اور تمام محدثین نے روایت کی کہ حضور ﷺ ہمیشہ نماز فجر غلس یعنی اندھیرے میں پڑھتے تھے لہذا خفیوں کا دیر سے فجر پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔

جواب ۱

غلس کے معنی ہیں اندھیرا خواہ وقت کے اعتبار سے اندھیرا ہو یا مسجد کا اندھیرا۔ حضور نبی پاک ﷺ نماز فجر روشنی ہی میں پڑھتے تھے لیکن مسجد میں اندھیرا ہوتا تھا کیونکہ اس دور میں مسجد نبوی شریف بہت گہری بنی ہوئی تھی۔ چھت میں روشن دان وغیرہ نہ تھے اب بھی اگر مسجد نبوی میں روشندان نہ ہوں تو اندر بہت اندھیرا ہے اس صورت میں یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں جو ہم پیش کر چکے۔

جواب ۲

اگر غلس سے صبح کا اندھیرا ہی مراد ہو تو یہ حضور پاک ﷺ کا فضل شریف ہے اور قول شریف وہ ہے جو فرمایا کہ **اسفر و ابالفجر** یعنی حضور ﷺ نے خود اندھیرے میں بوجہ ضرورت فجر پڑھی مگر ہم کو اوجیلے میں پڑھنے کا حکم دیا۔ قاعدہ ہے کہ حدیث قوی و فعلی میں تعارض معلوم ہو تو حدیث قوی کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ فعلی حدیث میں خصوصیت کا احتمال ہے مثلاً حضور ﷺ نے خود نو بیویاں نکاح میں رکھیں مگر ہم کو چار بیویوں کی اجازت دی۔ ہم حکم پر عمل کر کے صرف چار بیویاں رکھ سکتے ہیں آپ کے فضل پر عمل نہ کریں گے یہ قاعدہ یاد رکھنا چاہیے کہ قول عمل پر رائج ہے۔

جواب ۳

عام صحابہ کرام او جیلے میں فجر پڑھتے تھے۔ حالانکہ انہوں نے حضور ﷺ کا یہ عمل شریف دیکھا تھا معلوم ہوا کہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز صبح سے ایسے وقت فارغ ہوتے تھے کہ عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی مسجد سے واپس ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔
 معلوم ہوا کہ نماز فجر اتنی جلدی شروع کرنا سنت ہے کہ جب ساٹھ یا سو آیتیں پڑھ کر نماز سے فارغ ہو تو کوئی نمازی اندھیرے کی وجہ سے پہچانا نہ جاسکے۔ حنفی اتحاد جیالا کر کے فجر پڑھتے ہیں کہ شروع نماز کے وقت ہی لوگ پہچانے جاتے ہیں ان کا یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔

جواب

اس کے جوابات گزر چکے کہ یا تو یہ مسجد کا اندھیرا ہونا تھا نہ کہ وقت کا یا اس عمل شریف پر حضور ﷺ کے فرمان اور حکم کو ترجیح ہے وغیرہ۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں عورتوں کو جماعت نماز میں حاضری کا حکم تھا ان کے عاظ سے نماز فجر جلدی پڑھی جاتی تھی کہ وہ بیویاں پردہ سے گھر ملی جائیں پھر بعد فاروقی میں عورتوں کو مسجد سے روک دیا گیا تو یہ رعایت بھی ختم ہو گئی۔ عورتوں کو کیوں روکا گیا اس کی وجہ اور تشریح فقیر کی "شرح البخاری" میں پڑھے۔

سوال

ترمذی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

قالت ما صنع رسول الله ﷺ صلوة لوقتها الا اخر مرتين حتى قبضه الله۔

فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے دو دفعہ بھی کوئی نماز آخر وقت میں نہ پڑھی یہاں تک کہ رب نے آپ کو وفات دی۔
 اس سے معلوم ہوا کہ تمام نمازیں خصوصاً نماز فجر اول وقت پڑھنا حضور ﷺ کی دائمی سنت ہے یہ حکم منسوخ نہ ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے آخر حیات شریف تک اس پر عمل کیا افسوس کہ حنفی ایسی دائمی سنت سے محروم ہیں جو حضور ﷺ نے ہمیشہ کی۔

جواب ۱

یہ حدیث صحیح بھی نہیں اور اس کی اسناد متصل بھی نہیں کیونکہ اس حدیث کو اسحاق ابن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور اسحاق ابن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کبھی ملاقات نہ کی لہذا درمیان میں راوی رو گیا ہے۔ اس لئے امام ترمذی نے اس حدیث کے ساتھ فرمایا

